سوال

(546) عورت کااپنے بے نماز خاوند سے طلاق طلب کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا خاوند تارک صلاۃ ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ نماز کا تارک کافر ہوتا ہے مگر میں اپنے خاوند سے بہت زیادہ محبت رکھتی ہوں اور میرے ہاں اس سے اولاد بھی ہے ہم خوشگوار زندگی بسر کررہے ہیں اور اکثر میں اس کو نماز پڑھنے کا کہتی ہوں تو وہ کہتا ہے میرا رب مجھ کو ہدایت دے گا آپ کی نگاہ میں ایسے شخص کے ساتھ تعلق رکھنے میں شریعت کا کیا حکم ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے خیال کے مطابق ایسے خاوند کے ساتھ زندگی گزارنا جو تارک صلاۃ ہے اور جس کے متعلق اس کی بیوی یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ وہ کافر ہے جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا جَآءَكُمُ ٱلْمُؤْمِنَـٰتُ مُهَـٰجِرَٰتٍ فَٱمْتَحِنُوهُنَّ ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَـٰنِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَـٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى ٱلْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۔۔۔ سورة الممتحنة ١٠

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کرکے آئیں تو ان کی جانچ پڑتال کرو، اللہ ان کے ایمان کو زیادہ جاننے والا ہے پھر اگر تم جان لو کہ وہ مومن ہیں تو انھیں کفار کی طرف واپس نہ کرو، نہ یہ عورتیں ان کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال ہوں گے۔

پس اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے وجاحت فرمادی ہے کہ بلاشبہ مومن عورتیں کافر مردوں پر حرام ہیں جیسا کہ کافر مردان عورتوں پر حرام ہیں سو اس بنا پر عورت پر واجب ہے کہ وہ ایسے خاوند سے فی الفور علیحدگی اختیار کرے اور اس کے ساتھ زندگی نہ گزارے اور نہ اس کے ساتھ ایک بستر پر یا اس کے علاوہ جگہوں میں اکھٹی ہو کیونکہ وہ اپنے شوہر پر حرام ہے۔

رہی اس کی اپنے خاوند سے محبت اور اس کے ساتھ قابل ستائش زندگی کا گزارنا تو بلاشبہ جب اس کو یہ علم ہو جائے گا کہ وہ مرد اس پر حرام ہے اور جب تک وہ ترک نماز پر مصر رہے گا اس عورت کے لیے وہ اجنبی مرد کی طرح ہوگا تو اس کی یہ حجت ختم ہو جائے گی کیونکہ مومن کے ہاں اللہ کی محبت ہر محبت سے اعلیٰ وبالا ہے اور مومن کے ہاں اللہ کی شریعت ہر ایک چیز سے فوقیت رکھتی ہے۔

رہی اولاد تو جب تک وہ مرد اس حالت میں ہے اس کی ان بچوں پر کوئی ولایت نہیں ہے اس لیے کہ بچوں پر ولایت کی شرط ہے کہ والی مسلم ہو جبکہ وہ شخص تو مسلمان نہیں ہے لیکن میں اس آدمی کو نصیحت کرنے میں اپنی آواز اس سائلہ کی آواز کے ساتھ ملاتا ہوں کہ وہ اپنی بھلائی اور دین داری کی طرف پلٹ آئے اور اپنے کفر اور ارتداد سے باز آجائے اور کثرت

سے نیک اعمال بجالاتا ہوا مکمل طور پر نماز کو قائم کرنے والا بن جائے اگر وہ اپنی نیت اور ارادے میں اللہ کو سچا بنا کر دکھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نمازی بننے کا یہ کام آسان کردے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

فَأَمَّا مَنۡ أَعۡطَىٰ وَٱتَّقَىٰ ٥ وَصَدَّقَ بِٱلۡحُسۡنَىٰ ٦ فَسَنُيَسِّرُهُۥ لِلۡيُسۡرَىٰ ٧ ... سورة الليل

"پس لیکن وہ جس نے دیا اور (نافرمانی سے) بچا اور اس نے سب سے اچھی بات کو سچ مانا تو یقیناً ہم اسے آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے ۔"

میں اس شخص کی طرف اپنی نصیحت کا رخ موڑتا ہوں کہ وہ اللہ سے توبہ کرے تاکہ اس کی بیوی اس کی زوجیت میں اور اس کی اولاد اس کی ولایت میں رہ سکے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو نہ اس کی بیوی رہے گی اور نہ اپنی اولاد پر اس کو ولایت حاصل رہے گی ۔

(فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 492

محدث فتویٰ